اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اللہ دوست ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے
ان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلیت مسیحیت

تصنیف

رانا محمد اسلم محققِ اناجیل

ناشر
اسلامی مشن سنت نگر لاہور ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلیت مسیحیت

تصنیف

رانا محمد اسلم محققِ اناجیل

اسلامی مشن سُنّت نگر۔ لاہور

کتابت عبدالحمید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

ہمیں کراچی سے پروفیسر غلام حیدر چنہ نے لکھا کہ عیسائیت پر ایک مختصر رسالہ لکھا جائے جس میں اس کی اصلیت واضح ہو۔ ان کی فرمائش کی تعمیل میں یہ رسالہ "اصلیت مسیحیت" حاضر ہے۔ رانا محمد اسلم محقق اناجیل کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا۔ انہوں نے تحقیق و تدقیق کے بعد مفصل اور کافی لمبا مضمون تیار کیا۔ مجھے اس کا اختصار کرنا پڑا۔ تاکہ مطالعہ کے مطابق رسالہ ہو اور اسے تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکے۔

الحمدللہ مسیحیت کے ہر پہلو پر ہر لحاظ سے بحث کی گئی ہے۔ اور اس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مسیحیت کے بنیادی ارکان تثلیث، الوہیت مسیح اور کفارہ کا بائبل میں مطلق ذکر نہیں۔ نہ ہی روح القدس کو بطور خدا بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ کسی مذہب کی بنیاد اس کی الہامی کتاب پر ہوتی ہے۔ اس لئے اس موضوع پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ نہ اصل بائبل موجود ہے، اصلی انجیل اس جہاں سے ناپید ہے۔ عیسائیوں کے اپنے اعلان کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام پر نہ کوئی انجیل نازل ہوئی اور نہ ہی ان کا یہ ایمان ہے۔ اس کتاب میں ہماری اپنی رائے زنی کم ہے۔ زیادہ تر حوالہ جات عیسائیوں کے اپنے بیانات اور انکی مروجہ کتب مقدسہ سے دیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ تعصب کو بالائے طاق رکھ کر اگر اس رسالہ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ کہ مسیحیت کے اصل اصول ختم کر دیئے گئے ہیں۔ حقیقت اسلام میں ہی ہے۔ جس کا ہر اصول اسی طرح باقی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا

اختر احسن

TRINITY

تثلیث (تین خدا)

مسیحیت کے پانچ بنیادی ستون ہیں۔ (1) تثلیث (2) الوہیت مسیح۔ (3) کفارہ (4) روح القدس (5) عہدنامہ جدید اناجیل

مسیحیت کا عقیدہ تثلیث اس طرح بیان کیا جاتا ہے:۔

"باپ خدا ہے۔ بیٹا (یسوع مسیح) خدا ہے۔ اور روح القدس خدا ہے اس کے باوجود وہ تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا ہے۔"

اس عقیدہ کا بائبل میں بالکل ذکر نہیں ہے۔ اس میں ٹری نی ٹی (تثلیث) کا ذکر کسی جگہ نہیں ملتا۔ عیسائیوں کے کئی توحید پرست فرقے مثلاً کرسٹیڈ لیفنس بائبل مشن انگلینڈ (۲) یہوواوٹنس تثلیث کے سخت مخالف ہیں۔ اگرچہ ایسے فرقوں کی تعداد عیسائیوں کی کل آبادی میں تھوڑی ہے۔ لیکن اس سے کم ازکم یہ تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس عقیدہ کی بنیاد خیالی اور وہمی ہے۔ بائبل یا اناجیل میں اس کی سند ہرگز نہیں ملتی۔ ورنہ یہ فرقے اس کے مخالف نہیں ہو سکتے تھے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ خدا تین ہوں لیکن سمجھا ایک جائے۔ انجیل میں تثلیث کی اصطلاح کہیں بھی نہیں ملتی۔ مذہبی تحریروں میں اس کا ذکر پہلی بار دوسری صدی عیسوی کے قریب نظر آتا ہے۔

دنیا کی بعض قوموں میں تثلیث کا عقیدہ عام تھا۔ مصری۔ ایرانی روسی۔ جاپانی اور یونانی دیومالاؤں میں اس کا ذکر آتا ہے۔ ہندوستان

کے قدیم غاروں میں پائے جانے والے مندروں میں سے ایک پر یہ کتبہ ہوتا تھا ۔
"ایک خدا اور تین روپ" اس سے وید کی تحریروں میں اگنی کا ذکر آتا ہے ۔ جو
سورج ۔ آگ ۔ بجلی کی تین سروں والی اگنی دیوی ہے ۔ قدیم یونانی نزی اس ۔
اتھے نی ۔ اپولو کی مثلث کو مانتے تھے ۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے ۔ کہ
عیسائیوں نے اہل یونان سے اس عقیدہ کو لے کر اپنایا ۔ دنیا کی اکثر قومیں
کسی نہ کسی رنگ میں تثلیث کو مانتی تھیں ۔ انہیں عیسائیت کی طرف راغب
کرنے کے لئے اس عقیدہ کو حضرت یسوع مسیحؑ کے سینکڑوں سال بعد عیسائیت
میں داخل کر دیا گیا ۔ تثلیث کو ثابت کرنے کے لئے عام طور پر صرف اور صرف
یوحنا (۵ : ۷) کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔ اس میں لکھا ہے ۔ "باپ اور روح
القدس اور یہ تینوں ایک ہیں" تمام جدید ماہران انجیل نے اس فقرے کو جھوٹا
اور بناوٹی کہہ کر ٹھکرا دیا ہے ۔ کیونکہ اس فقرے کا وے ٹی کن جیسے مسودات
میں کہیں ذکر نہیں ۔ اسی طرح کیتھولک ولگیٹ کے بہت سے مسودات میں اس کا
کوئی بیان نہیں ۔ یہ فقرہ یوحنا کے مکتوب لکھنے کے تیرہ سو سال بعد داخل کیا
گیا تھا "خداوند گوشت اور پوست میں عیاں تھا" یہ ایک اور حوالہ تموتھی ۳ : ۱۶
سے دیا جاتا ہے ۔ جدید تراجم میں خداوند کی بجائے وہ استعمال کیا گیا ہے ۔ جو کہ
یسوع مسیحؑ کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ اس طرح یہ قصہ ختم کر دیا گیا ۔

اگر بیٹا باپ کی مانند غیر مخلوق اور ابدی و ازلی ہو تو اس کے متعلق یہ کیوں کہا
جاتا ہے ۔ کہ وہ تمام مخلوقات سے سب سے پہلے پیدا کیا گیا ہے یا خداوند تعالیٰ کی
مخلوق کی اس سے ابتدا ہوئی" حالانکہ باپ کے لئے کہا گیا کہ "وہ ازل سے
ابد تک ہے" (مناجات ۔ کولوسنز ۔ الہام)

اگر بیٹا خدا تعالیٰ کے ہم مرتبہ اور قادر مطلق ہے تو پھر حضرت مسیحؑ نے یہ کیوں کہا ۔

"میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا اور میرا باپ مجھ سے زیادہ بڑا ہے" (یوحنا)

عقیدہ تثلیث بے بنیاد اور عقل کے خلاف ہے

(۱) بیٹے نے "جن تکلیفوں میں وہ مبتلا ہوا۔ ان سے حکم کی تعمیل سیکھی"۔ بتلایئے کس کے حکم کی تعمیل؟ اور جب اس نے یہ دعا مانگی "میری مرضی کے مطابق نہ ہو۔ بلکہ تیری رضا کے مطابق ہو" کیا اس کا یہ مطلب تھا کہ میری مرضی کے مطابق نہ ہو۔ ظاہر ہے۔ اس طرح یہ فقرہ بے معنی ہو جاتا ہے اور دعا بے کار ہو جاتی ہے۔

(۲) حضرت یسوع مسیح نے شیطان کو بتلایا کہ وہ صرف سچے خدا کی عبادت کر سکتے ہیں۔ (متی۔ رومن۔ دھیر لور) کیا وہ اپنی عبادت آپ ہی کرتے تھے؟

(۳) روح القدس:۔ کیا ایک ہستی دوسروں کے اوپر انڈیلی جا سکتی ہے۔ کیا لوگ ایک شخص کے ساتھ بپتسمہ دیئے جا سکتے ہیں؟ اور اگر روح القدس باپ اور بیٹے کے برابر ہے۔ تو اس کا ذکر انجیل میں اس قدر قلیل کیوں ہے؟ سٹیفن اور یوحنا نے باپ اور بیٹے کو خوابوں میں دیکھا۔ لیکن روح القدس کو نہیں دیکھا

(۴) غور کرو۔ کون سی جمع صحیح ہے؟ ۱ + ۱ + ۱ = ۳

۱ + ۱ + ۱ = ۱

اس کا جواب پادری صاحبان یوں دیتے ہیں کہ تثلیث کا عقیدہ سمجھ سے بالا ہے، قارئین خود مندرجہ بالا دلائل سے اندازہ لگا سکیں گے کہ تثلیث کا عقیدہ غیر الہامی ہے۔ اور کتب مقدسہ میں اس کا ذکر تک نہیں ہے۔ عقل سے بعید اور سمجھ سے بالا ہے مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہی واحد اور واحد سچی ذات ہے جو سب کائنات یعنی اس کی چیزوں کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح کو بھی اس نے پیدا کیا،

اس لئے حضرت یسوع مسیح خدا ہرگز نہیں تھے۔ اس کے سچے نبی اور برگزیدہ رسول تھے
اگر حضرت یسوع مسیح کا بن باپ کے پیدا ہونا مسیحیوں کے عقیدہ کے مطابق ان کی خدائی پر دلالت
کرتا ہے۔ تو حضرت آدم کے متعلق کیا خیال کیا جائے۔ جو کہ بغیر باپ اور بغیر ماں کے
پیدا ہوئے۔ غور کرو۔ حشر کے دن جواب طلبی ہوگی۔ خدا شرک کرنیوالوں کو معاف نہیں کریگا۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

یہ کون سی زبان ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ مگر وہ باپ بھی ہے۔ بیٹا بھی ہے۔
روح القدس بھی ہے۔ تین بھی ہے اور ایک بھی ہے۔ بائبل میں حضرت عیسےٰ کئی
مرتبہ کہتے ہیں۔ خدا تیرا یا تمہارا باپ ہے۔ پھر کہتے ہیں وہ میرا باپ ہے۔ اور آگے
کہتے ہیں کہ وہ سب کا باپ ہے۔ ایک جگہ کہتے ہیں کہ وہ اسرائیل کا باپ ہے۔
اگر یہاں باپ کے لغوی معنی لئے جائیں۔ پھر تنہا حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں کہلائیں
گے۔ بلکہ بیٹوں کی تعداد اربوں کے حساب سے ہوگی۔ حضرت عیسیٰ انسان تھے۔
وہ ۹ ماہ تک رحم مادر میں رہے۔ عام بچوں کی طرح پیدا ہوئے۔ آٹھویں روز
بائبل کی رُو سے ان کا ختنہ ہوا۔ بائبل میں ۸۷ مرتبہ انسان کا بیٹا کہا گیا۔ اور
صرف تیرہ مرتبہ خدا کا بیٹا کہا گیا۔ کسے صحیح مانیں؟ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت
عیسیٰ صلیب پر مر گئے۔ مر کیا خدا مر سکتا ہے۔ اگر خدا مر گیا۔ تو تین روز
تک اس دنیا کا نظام کون چلا رہا تھا۔

GOD-HEAD of Jesus الوہیتِ مسیح

مسیحی کہتے ہیں کہ مسیح خدا تھے۔ لیکن اس نظریہ کی تائید کسی آسمانی کتاب سے
نہیں ہوتی۔ ان کی لکھی ہوئی چاروں انجیلوں میں سے کسی ایک میں بھی

مسیح کے خدا ہونے کا ذکر نہیں۔ نہ ہی خود مسیح نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ یہ سینٹ پال
کی اپچ تھی۔ جس نے حضرت مسیح کو خدا بنا کر مسیحیوں کے ایمان
میں داخل کر دیا۔ ملاحظہ کیجئے۔

(۱) ایک فقیہ نے جواب سے وعظ سنا کرتا تھا۔ پوچھا کہ حکموں میں اول کونسا ہے؟
یسوع مسیح نے جواب دیا۔ "اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک
ہے۔ (مرقس ۱۲ : ۲۸)

(۲) ڈاکٹر ہیلشم نے جو بہت مشہور عیسائی محقق ہوئے ہیں۔ خوب لکھا
ہمارے آقا کی انسانی حالت عہد نامہ جدید سے ثابت ہے۔ مگر
اس کے خطاکار پیروکاروں نے ان کو پہلے فرشتہ پھر فرشتہ سے بھی بلند تر
درجہ پر پہنچا دیا۔ اور آخر کار اسے مرتبہ خداوندی پر پہنچا دیا۔

(۳) جب ابلیس نے مسیح کو کہا کہ تو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ
تجھے دے دوں گا۔ یسوع نے اس سے کہا۔ "اے شیطان دور ہو۔
کیونکہ لکھا ہے۔ کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اس کی عبادت کر۔
(متی ۴ : ۱۱)

(۴) از روئے انجیل انہیں صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور وہیں مر گئے۔ ذرا غور کیجئے
کیا یہ خدا کی شان ہو سکتی ہے؟ پھر یہ کہنا کہ وہ خدا کے بیٹے تھے۔ خدا
نے اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔ کس کے سامنے قربان کر دیا۔ کیوں
کیا؟ کس جرم میں صلیب پر چڑھایا؟ خدا کو کیا ضرورت تھی کہ انہیں
سولی پر چڑھوا کر مرواتا؟

خدا تو کل کائنات کا مالک ہے۔ وہ ذات اور صفات کے لحاظ
سے ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ سب اس کے محتاج ہیں۔ بیٹے کی

ضرورت تو انسان کو ہوتی ہے تاکہ اس کی نسل چلتی رہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر شے کا مالک ہے۔ کل دنیا اس کی مخلوق ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ ہی رہے گا۔ ہر شے فانی ہے۔ مگر خدا لافانی اور لاثانی ہے۔ غور کرو کہ ایک فانی انسان جو اناجیل کے مطابق مر گیا۔ دفن بھی ہوا۔ وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔ اور خدا کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے۔ مزید غور کیجئے کہ حضرت مسیحؑ نے اناجیل کے مطابق سولی پر اس طرح فریاد کی "ایلی ایلی لما شبقتنی" اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر چلائے "ابا تیرے لئے سب ممکن ہے مجھ سے یہ موت کا پیالہ دور کر دے" (مرقس ۱۴ : ۳۶، ۳۷)

بقول انجیل جو شخص اپنی نجات کے لئے خدا سے فریاد کرے اور سولی پر ہی جان دے دے وہ خدا اور نجات دہندہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا ہر عقل والا شخص یہی جواب دیگا کہ وہ نہ خدا تھا اور نہ ہی منجی ہو سکتا ہے۔

چشم ترسا بین ایماں انگیختہ   زاں خداوندیکہ بشد آویختہ (رومی رح)

کفارہ ATONEMENT

عیسائیوں کے معتقدات میں کفارہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ بقول ان کے اس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ کوئی انسان بیگناہ نہیں ہو سکتا۔ جو ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے اپنے اکلوتے بیٹے مسیحؑ کو ہماری نجات کے لئے بھیجا۔ وہ سولی پہ چڑھایا گیا۔ اس کی قربانی ساری نسل انسانی کا کفارہ ہو گئی۔

سوال یہ ہے۔ کہ کفارہ کیلئے خدا نے اپنے ہی بیٹے کو قربانی کے لئے کیوں منتخب کیا۔ کوئی اور بیگناہ نہیں تھا۔ حالانکہ انجیل کی رو سے بہت سے لوگ بے گناہ ہوتے ہیں   انجیل متی ۵ : ۱۰ - ۱۲

ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے۔ وہ گناہ نہیں کرتا وہ اپنی حفاظت کرتا ہے۔ شریر اسے چھونے نہیں پاتا۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے گئے۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہی انہی کی ہے۔ (لوقا ۱: ۷۰)
جیسے اس نے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا جو کہ دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہے کہ انبیاء راستباز تھے۔ شیطان ان کو چھو بھی نہیں سکتا۔ ان حوالہ جات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نسل انسانی میں جس طرح گنہگار انسان ہوتے ہیں۔ اس طرح پاک اور نیک بھی ہوتے ہیں۔ تمام کے تمام انسان بدکار نہیں ہو سکتے۔ اس لئے صرف حضرت مسیحؑ کو نیک کہنا انجیلوں کے قطعاً خلاف ہے متی کے باب آیت ۱۱ میں آیا ہے۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے۔ ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں"۔
دیکھئے انجیل خود بتلا رہی ہے۔ کہ یوحنا سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر یوحنا حضرت مسیحؑ سے بھی بڑا تھا۔ کیونکہ مسیحؑ بھی عورت سے پیدا ہوئے تھے۔ اناجیل اور بائبل کی رو سے بہت انسان بالکل بے گناہ ہوئے ہیں۔ ذیل کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) "ہابیل بن حضرت آدمؑ راستباز اور راست گو تھا۔ اس سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا تھا۔" (متی ۲۳ : ۳۵)

(۲) "تب ان پیشواؤں اور سرداروں نے چاہا کہ ملک داری کی بابت دانی ایل پر قصور ثابت کریں۔ لیکن وہ کوئی داؤں یا قصور نہ پا سکے۔ کیونکہ وہ دیانت دار تھا۔ اس میں کوئی خطا یا گناہ نہ پایا گیا۔" (دانی ایل ۶: ۴)

(۳) "دیکھو یروشلم میں شمعون نامی ایک آدمی تھا۔ وہ راستباز اور خدا ترس تھا۔" (لوقا ۲ : ۳۵)

(۴) "اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا

نہیں چاہتا تھا چپکے سے اسے چھوڑنے کا ارادہ کیا" (متی ۱: ۱۹)
ان حوالوں سے ثابت ہو گیا کہ اناجیل میں کئی بیگناہ لوگوں کا ذکر ہے۔ پھر یہ کہنا کہ مسیح ہی صرف بے گناہ تھا۔ خلافِ عقل و خلاف اناجیل ہے۔

عیسائی ایک ور خود ساختہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت آدمؑ نے ممنوع درخت کا پھل کھایا۔ وہ نافرمان ہوئے۔ اور انہوں نے گناہ کیا۔ اس طرح تمام بنی نوع انسان جو حضرت آدمؑ سے پیدا ہوئے۔ گنہگار ہوئے۔ مگر حضرت مسیح چونکہ انسانی نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے۔ وہی پاک ہیں۔ اس کا دو ٹوک جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح کی والدہ جس کے رحم میں وہ نو ماہ رہے۔ ایک انسان کی بیٹی تھیں۔ اس لئے ماں کا بیٹا بھی اس دلیل کی وجہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ قارئین کی توجہ ذیل کے حوالوں کی طرف دلاتے ہیں۔

روح القدس HOLY GHOST

روح القدس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں اور ان کی طرف ہی اشارہ ہے۔ حضرت جبرائیل فرشتوں کے سردار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں اور پیغمبروں پر وحی لاتے ہیں۔ اس کے احکام و کلام پہنچاتے ہیں۔ حضرت جبرائیل نے حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ کا کلمہ یعنی پیغام پہنچایا کہ تیرے بیٹا ہوگا۔ جو نبی ہوگا۔ اور اس پر انجیل نازل ہوگی۔ اسے کلمہ کہتے ہیں۔ صرف و نحو کے لحاظ سے کلمہ لفظ یا مجموعہ الفاظ کو کہتے ہیں۔ سو یہ کلمہ تھا۔ جو کہ حضرت مریمؑ کے پاس خدا کی طرف سے روح القدس نے پہنچایا۔ اس بات کا بتنگڑ بنا دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ روح القدس کو خدا بنا دیا۔ اس کا اعلان انجیلوں میں ذرہ بھر بھی نہیں۔ کہ روح القدس خدا ہے۔ طرفہ تماشا

یہ ہے کہ روح القدس کا ذکر صرف دو تین بار انجیلوں میں آیا ہے۔ ایسا کیوں؟ جب وہ خدا ہے تو ان کا ذکر پر ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ آپ کی شکل بنا دی گئی کہ وہ کبوتر یا فاختہ کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔ یعنی خدا پرندوں کی شکل اختیار کر گیا۔ کیا عقل اسے گوارا کرتی ہے کہ جبرائیل خدا ہو۔ اور وہ کبوتر یا فاختہ بن کر حضرت مسیح یا ان کے کسی حواری پر آئے۔ اس طرح روح القدس کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ بائبل میں روح القدس کی خدائی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا

The BIBLE And GOSPELS
اناجیل و بائبل

اس موضوع پر بحث کرنا ضروری نہیں اس لئے کہ عیسائیوں کے بڑے بڑے پادریوں نے اعلان کر دیا ہے کہ "مسیحیوں کا یہ ایمان نہیں ہے کہ حضرت یسوع مسیح پر کوئی کتاب (انجیل) نازل ہوئی"۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ چاروں انجیلیں مرقس۔ لوقا، متی اور یوحنا حضرت مسیح کے بعد روح القدس کی مدد سے لکھی گئیں۔

مسلمانوں کا یہ ایمان ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ مسیح پر انجیل بذریعہ جبرائیل نازل ہوئی۔ لیکن وہ اصلی انجیل ناپید ہے۔ موجودہ انجیلیں غیر الہامی ہیں اور انسانوں کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ عیسائی بڑے زور سے خود کہتے ہیں۔ کہ حضرت یسوع مسیح پر کوئی انجیل نازل نہیں ہوئی۔ چلو قصہ ختم۔ اب مزید بحث کی ضرورت نہیں مگر مختصر سی تاریخ بائبل درج ذیل ہے:-

بائبل کے بارے میں مشہور عالم انگریزی انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی رائے
(جلد ۳ صفحہ ۵۰۱ پیرا ۳-۴)

بائبل کے عبرانی اور یونانی متن کے مطالعہ سے ان الہامی عقاید کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ جن پر بائبل کی صداقت اور اس کے کلام الٰہی ہونے کا دارومدار تھا صحیفوں کے باہمی اختلافات پر اب مزید پردہ نہیں ڈالا جا سکتا"۔

"تھامس ہوبیر کا قول ہے کہ عہدنامہ عتیق کی پہلی پانچ کتابیں حضرت موسیٰ پر نازل ہونے کی بجائے ان کی سوانح حیات معلوم ہوتی ہیں"۔

"فادر سائمن بھی یہ دلیل پیش کرتا ہے۔ عہدنامہ عتیق کی پہلی پانچ کتابیں ایک سے زیادہ مصنفوں کی لکھی ہوئی ہیں"۔

"آئی جی ہارن دلائل دیتا ہے کہ کتاب احبار اتنی ہی پرانی ہے۔ جتنا کہ ایرانی دور۔ اور سلیمانؑ کا گیت عہد سلیمانی سے تعلق نہیں رکھتا"۔

جی ہوشتر کہتا ہے۔ کہ کتاب استثنا دراصل ۵۰۰ قبل مسیح میں لکھی گئی تھی۔ اور کتاب حزقیل کتاب استثنا سے پہلے کی ہے وہ مزید کہتا ہے کہ ان کتابوں کا بیشتر حصہ حزقیل کی تصنیف نہیں ہے۔ اور اس کے ابتدائی ابواب کے کئی اجزاء حضرت یسعیاہ کی تصنیف نہیں ہو سکتے۔ مزید براں مختلف تحریریں جو ابتدائی قصّوں پر مشتمل ہیں۔ باہم بے ربط ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ عیسائی دانشور موجودہ بائبل کو الہامی نہیں مانتے۔ اس کے برخلاف قرآن مجید کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اسی طرح محفوظ ہے۔ جیسا کہ وہ تقریباً چودہ سو سال قبل نازل ہوا تھا۔

بائبل استثنا باب ۲۴ آیت ۱۶ میں درج ہے۔

"آدمی کے بدلے باپ دادے نہ مارے جائیں۔ اور باپ دادوں کے بدلے اولاد نہ قتل کی جائے۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا

جائے گا۔"
بائبل کے اس صاف حکم سے واضح ہوتا ہے۔ ساری نسل آدم گناہ گار نہیں گنہگار وہی ہوگا جو گناہ کرے۔ مزید تشریح کے لئے بائبل ارمیا باب ۳۱ آیات ۲۹، ۳۰ لکھا ہے۔ "ان دنوں میں پھر نہ کہا جائیگا۔ کہ باپ دادوں نے کچے انگور کھائے۔ اور لڑکوں کے دانت کھٹے ہوئے کیونکہ ہر ایک اپنی ہی بدکاری کی وجہ سے مرے گا۔"
اس حوالہ نے عیسائیوں کے ان بے بنیاد دعووں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ اور انہیں غلط اور بے بنیاد ثابت کر دیا ہے۔ کہ سوائے حضرت مسیحؑ کے کوئی نیک نہیں پیدا ہوا۔ اور یہ کہ حضرت آدمؑ کی غلطی کی وجہ سے تمام بنی نوع انسان گنہگار ہوگئی۔
فاعتبروا یا اولی الابصار۔ آنکھوں والو عبرت پکڑو اور سبق حاصل کرو۔ اور توبہ کرو۔ ورنہ قیامت کے روز پچھتاؤ گے
ہم آخر میں بائبل مقدس کے حزقیل باب ۱۸ آیات ۲۰-۲۲ پیش کرتے ہیں۔
"بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائے گا۔ سچے کی سچائی اس پہ ہوگی۔ اور شریر کی شرارت اسی پہ پڑے گی۔"
بائبل یا کسی انجیل سے کفارہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ یہ عیسائیوں نے اپنے دل سے مفروضہ قائم کر لیا ہے۔ صرف اس لئے کہ لوگوں کو یہ کہہ کر جو عیسائی ہو کر حضرت مسیحؑ پر ایمان لے آئے گا خواہ اس نے کتنے گناہ کئے ہوں گے بخشا جائے گا۔ گمراہ کیا جائے اور انہیں صلیب کے

دام میں پھنسایا جائے۔ حالانکہ معمولی عقل والا شخص بھی جانتا ہے کہ خدا کی قدرت طاقت اور اس کی صفاتِ رحم وکرم بے حد اور لامحدود ہیں۔ وہ ازلی و ابدی ہے۔ اور تمام زمین و آسمان کا اور جو کچھ ان میں ہے۔ اس کا پیدا کرنے والا اور خالق ہے۔ سب فنا ہونے والے اور مرکر اسی کے پاس جانے والے ہیں۔ بتلاؤ۔ اللہ تبارک تعالےٰ کو قربانی دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے کس کو قربانی دی۔ وہ تو خود غفور الرحیم ہے۔ گناہ معاف کرتا ہے۔ اور تمام کے گناہ معاف کرسکتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔

" اگر میں انسانوں کو ان کے اعمال کے بدلے میں پکڑوں۔ تو سطح زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ رہے۔ میں انسانوں کو مہلت دیتا ہوں۔ (تاکہ وہ نیک کام کریں اور توبہ کریں) جب مقررہ وقت آتا ہے تو مہلت نہیں دی جائے گی "۔

تقابلِ ادیان:۔ دوسرے مذاہب سے واقفیت حاصل کرنیکیلئے اور غیر مسلموں کیساتھ بحث مباحثہ کرنیکیلئے ذیل کی کتابوں کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

۱۔ بحضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵ روپے	(۶) الوہیت مسیح	۱/- روپیہ
۲۔ انجیل برنباس (جس میں کئی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آیا ہے	۱۵/ روپے	(۷) ہندومت	۴/- "
		(۸) تاریخ سکھ مت	۷/- "
۳۔ حقیقت عیسائیت	۷ "	(۹) رموز تالمود (یہود)	۵ "
۴ توحید و تثلیث	۳ "	(۱۰) بائبل میں رد و بدل	۴ "
۵ قرآن مجید اور انجیل جدید	۳ "	حصہ اول و دوم	

ملنے کا پتہ:۔ **اصلاحی مشن سنت نگر۔ لاہور**

حضرت مسیحؑ اور قرآن کا فرمان

جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو فقط اتنا کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا"، پس وہ ہو جاتا ہے، تحقیق اللہ میرا پروردگار ہے، اور تمہارا بھی وہی پروردگار ہے، پس عبادت اسی کی کرو، یہ ہے صراطِ مستقیم یعنی سیدھی راہ

یہ ہے عیسیٰ بیٹا مریم کا۔ یہ بیان حق ہے جس کے بارے وہ شک (اور جھگڑا) کرتے ہیں۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ (کی عظمت و جلال) کے شایانِ شان ہی نہیں کہ وہ ایک بیٹا پکڑے۔ وہ پاک ہے
(توالد و تناسل کی سفلیت سے)

(قرآن پاک ۱۹ : ۳۴-۳۶)

اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو۔ اور نہ اللہ کے خلاف کوئی بات کہو، سوائے حق کے مسیح عیسیٰ ابنِ مریم اللہ کا رسول، اس کا کلمہ جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی ایک روح تھا۔ سو

اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور "تین" نہ کہو

باز آجاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اللہ تو ایک ہی ہے وہ اس بات سے پاک ہے۔ کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔

سورۃ النساء
(پارہ ۶ آیت ۱۷۱)

لوگو! اسلام کو اپناؤ یہ ہے نورِ حیات
دینِ کامل ہے یہی اور یہی راہِ نجات

نجات محض اسلام میں

اس لئے کہ

(۱)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین ہونے کا شرف بخشا۔
(۲)۔ آپؐ کو تمام دنیا اور تمام انسانوں کے لئے نبی مبعوث کیا گیا۔
(۳) اللہ تعالےٰ نے ان پر اسلام کو مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تمام کر دیا۔ نبوت کو ختم کر دیا۔
(۴) اللہ تعالیٰ کے نزدیک محض اسلام ہی دین قائم رکھا گیا ہے۔ باقی تمام ختم ہو گئے
(۵) اسلام نے رنگ۔ نسل اور ملک کی تمیز ختم کر دی
(۶) قیامت کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور کسی نبی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔

خدا لوگوں کو کب بالائے طور ملتا ہے
محمدؐ کی اطاعت سے خدا کا نور ملتا ہے

طباعت: ۴ اسٹ صوبہ پریس لاہور)